حسنِ انتخاب

سنتا چلا گیا

نصر اللہ خان

جناب نصر اللہ خان ایک کہنہ مشق اور بزرگ صحافی ہیں مولانا ظفر علی خان مرحوم کے دبستان صحافت میں ان کی تربیت ہوئی، ان کی یہ تحریر کوئی چالیس برس پرانی ہے اور مجید لاہوری مرحوم کے نمکدان میں چھپی تھی مگر تغیرات زمانہ کے باوجود آج بھی تروتازہ ہے۔ لیجیئے آپ بھی پڑھیے۔ (ادارہ)

کیوں صاحب! نور محمد میمن کا مزار کہاں ہے؟

وہ دیکھئے سامنے!...... لیکن یہ اتنے سارے پھول کیا ہوں گے؟

میں یہ پھول ان ہزاروں نور محمد میمنوں کے مزار پر چڑھاؤں گا جو اس نور محمد سے پہلے مارے گئے۔

کوئی اور نور محمد میمن بھی تھے؟

خاموش! اس شہر خموشاں میں نور محمد میمنوں کی جمہوریت ہے۔ اور اس شہر خموشاں سے باہر ان کے نام پر حکومت کی جاتی ہے۔

لیکن ان نور محمد میمنوں کو کس نے مارا؟

کتنے بھولے ہو! تم آدمی ہو یا وزیر! اتنا بھی نہیں جانتے! یہ پوچھو کہ کس نے نہیں مارا۔ کالے چوروں نے مارا، خودغرض لیڈروں نے حصول جاہ پر قربان کیا۔ افسروں کی افسری نے گلا گھونٹا۔ ماتحتوں کے تساہل نے مارا۔ اقربا پروری نے ہلاک کیا۔ صوبہ پرستی نے خنجر گھونپا۔ جو بچ رہے تھے انھیں سیلاب نے لیا اور قحط نے دبوچا۔

پھر تو یہ پھول بہت کم ہیں ....

میری آنکھوں میں کچھ آنسو بھی باقی ہیں۔

چند اشعار ملاحظہ فرمائیے!

عرض کیا ہے کہ

صبح تو رام سے گزرتی ہے
رات بھر ٹام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے
اب چچا سام سے گزرتی ہے

یہ رام اور ٹام اور سام کون بزرگ ہیں جناب؟

یہ تینوں اس بندۂ حقیر و پر تقصیر کے چچا ہیں قبلہ!

ایک زمانہ تھا کہ ایشیاء میں اباحضور کی عظمت وشوکت کا غلغلہ تھا۔ لیکن آج ان کی جاگیر ان تینوں چچاؤں کے تصرف میں ہے۔

اور اباحضور کیا کر رہے ہیں؟

اباحضور یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ کیا کریں؟ جس کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا وہ سوچتا ہے۔ اور جو سوچ کر کچھ کر نہیں سکتا وہ منصوبے بناتا ہے۔ اباحضور نے منصوبہ بافی کا بہت بڑا کارخانہ قائم کیا ہے۔ یہ کارخانہ ایشیاء کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔

ان منصوبوں سے کچھ مل جاتا ہوگا؟

یہ منصوبے تو توشۂ آخرت ہیں حضور! مسلمان وہ ہے جو آخرت کے خواب دیکھتا رہے۔

پھر گذر بسر کیسے ہوتی ہے؟ چچا ٹام مدد نہیں کرتے؟

چچا ٹام کا سایہ ہی کافی ہے۔ وہ اپنی دکان کی ہر چیز ہمارے ہاتھ بیچتے ہیں۔

منافع بھی لیتے ہوں گے؟

منافع نہ لیں تو تجارت کیسے چلے!

اپنے بھتیجے سے منافع؟

اسی منافع پر تو چچا بھتیجے کا رشتہ قائم ہے سرکار۔

اور یہ چچا سام کیسے ہیں؟

چچا سام کے کیا کہنے! ڈالروں کی ایسی تلخ شراب پلاتے ہیں کہ سارا غم غلط ہو جاتا ہے۔ جی بھر کر مدد کرتے ہیں۔

چچا سام یہ چاہتے ہوں گے کہ آپ جلد از جلد اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں؟

جی نہیں وہ چاہتے ہیں کہ میں جلد از جلد ان کے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں!

ان کے پیروں پر؟

جی ان کے پیروں پر۔ اگر میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا تو پھر ان کے بین الاقوامی پیر کیا ہوں گے۔

اچھا چچا رام کیسے ہیں؟

ہر سے رام اندر سے راون ہیں سرکار۔! میری کامناؤں کی بے شمار سیتاؤں کو دبائے بیٹھے ہیں۔

کوئی ہنومان ڈھونڈ نکالو۔

ں دور کے ہنومان راون کے سنگی ساتھی ہیں سرکار۔

رام تمہارے سگے چچا ہیں؟

جی نہیں وہ میرے چچیرے بھائی ہیں۔ ذرا قد میں مجھ سے بڑے ہیں۔

پھر تم انہیں چچا کیوں کہتے ہو؟

ہر محکوم بھتیجا اور ہر آزاد چچا ہے سرکار۔

لیکن تم کس کے محکوم ہو؟

میں اپنا محکوم ہوں اور جو اپنا محکوم ہوتا ہے وہ سب کا محکوم ہوتا ہے۔

لیکن تمہاری زبان تو بہت تیز ہے؟

لیکن پاؤں بہت کمزور ہیں۔ اسی لیے ایک نہ ایک چچا کی انگلی پکڑ کر یہاں پہاں چلنا ہی پڑتا ہے۔

اور سنو! سرخ فام بھی تو تمہارے چچا ہیں؟

وہ تو میرے چچاؤں کے بھی چچا ہیں سرکار۔

وہ کیسے ہیں؟

وہ سرخ کمبل اوڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اڑھاتے ہیں۔ جو کوئی اس کمبل میں آجاتا ہے وہ کمبل چھوڑنا چاہتا ہے لیکن کمبل اسے نہیں چھوڑتا۔

چچا سرخ فام کا مشغلہ کیا ہے؟

شاعری کرتے ہیں قصیدے کہتے ہیں۔

کس کی شان میں؟

خود اپنی شان میں وہ دنیائے سیاست کے منصور ہیں۔ منصور انا الحق کہ کر سولی پر چڑھ گیا لیکن چچا سرخ فام انا ولا غیری کا نعرہ لگاتے ہیں اور اپنے مخالفوں کی گردن درانتی سے کاٹتے ہیں۔

درانتی؟

جی ہاں درانتی! یہ درانتی چچا سرخ فام کی عظمت و جلال کی جڑ اور ان کے حفظ و بقا کی ضامن ہے سرکار۔ جب مزدور کے ہاتھ میں تھی تو چاندی سونے کے انبار کاٹ کر لاتی اور یہ انبار غریبوں میں تقسیم ہوتے۔ چچا سرخ فام کے ہاتھ میں ہے تو خون اگل رہی ہے۔

لیکن میاں صاحب زادے یہ چچاؤں کا قصہ کیا لے بیٹھے۔ کچھ اپنی سناؤ؟

یہ بتاؤ تم ان چچاؤں میں سے کس چچا کے ساتھ ہو؟

تھوڑا سا چچا ٹام کے ساتھ اور تھوڑا سا چچا سام کے ساتھ۔

اور اپنے ساتھ؟

سرکار اس تھوڑی سی بین الاقوامی زندگی میں اتنی بڑی فرصت کے نصیب کہ کوئی اپنا ساتھ بھی دے۔

پھر تمہارے گھر کی حالت کیسے سدھرے گی؟

مسلمان کا کوئی گھر نہیں۔ کوئی وطن نہیں۔ جس زمین پر اس کا ہوائی جہاز اترے وہی اس کا وطن ہے۔ ایک بندہ مومن کی پہچان اس کا بینک بیلنس ہے۔ اور اس کا وطن یورا! ''اسٹرلنگ ایریا''

*